Lesson 9: Al-An'aam (Ayaat 141 - 150): Day 31

سُوْرَةُ الاَنعَام کی تفسیر

سبق کا خلاصہ: آج کا سبق کو ایک جملے میں یوں سمیٹا جا سکتا ہے۔؛

'بے علمی کے ثمرات رسم ورواج ہیں'

جب کسی سوسائٹی میں علم عام نہیں ہوتا تو وہاں باپ دادا کے نام پر رسموں کا رواج ہو جاتا ہے اور لوگ اُسی کو دین سمجھتے ہیں۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ لوگ اللہ کے دیئے ہوئے اور رسول پر نازل کئے ہوئے دین کو اجنبی سمجھتے ہیں۔ یعنی جب لوگوں کے پاس دین کا صحیح علم نہیں ہوتا تو وہ رسم ورواج کو ہی دین سمجھتے ہیں۔ لوگ اللہ کے دین کو ایک طرف ڈال دیتے ہیں اور وہ شادی، وفات وغیرہ پر رسم ورواج کی پابندی کرتے ہیں۔

ہمارے دین کی یہی خوبصورتی ہے کہ یہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ ہمیں مکمل شریعت عطا کی گئی ہے۔ ہماری عبادات بھی ہمیں اللہ کے نبیؐ نے سکھا دی ہیں اور زندگی گزارنے اور معاملات کے طریقے بھی کر کے دکھا دیئے ہیں۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا.

اللہ کا دین ہمیں دنیاوی معاملات میں بھی گائیڈ کرتا ہے اور دینی معاملات میں بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ہماری زندگی کے ہر ہر معاملے میں ہمارا ایک ہی معیار ہونا چاہیئے کہ اللہ کی کتاب اور اللہ کے نبیؐ نے ہمیں کیا سکھایا ہے۔اللہ کے نبیؐ نے فرمایا'

وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(بخاری:6008)

اور قرآن پاک میں لکھاہے کہ ابراہیمؑ نے فرمایا کہ یا اللہ تیرا گھر تو بنا دیا ہے۔' وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ ۔۔ اور (پروردگار)، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما،'

ہماری عبادت ویسی ہونی چاہئیں جیسے نبیؐ نے کی ہیں۔سجدہ، رکوع، نماز، روزہ بالکل ویسے ہی جیسے نبیؐ نے کیں۔اور معاملات بھی بالکل ویسے ہی جیسے نبیؐ نے کیئے۔

مثال: ایک درخت کا تنا عبادات ہیں اور شاخیں معاملات ہیں۔ دین کے ہر معاملے میں اللہ کے نبیؐ کی سنّت اور حدیث کو دیکھیں گے وہی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔۔ البتہ تمہارے لیے رسول اللہ بہترین نمونہ ہیں۔۔

سورة احزاب:21

اللہ تعالیٰ نے ابنیاء کرامؑ انسانوں میں سے ہی بھیجے۔اس کی حکمت یہی سمجھ آتی ہے کہ نبی بھی انسان تھے۔وہ انسانوں میں رہتے وہی ضروریات، احساسات وجذبات تھے۔وہ زندگی گزار کر دکھاتے۔وہ ہر معاملے میں گائیڈ لائن دے کر جاتے ہیں۔

اَب ہونا تو یہی چاہئیے کہ اللہ کی کتاب اور نبیؐ کی پیروی کریں۔

لیکن ہوتا یہ ہے کہ لوگ اللہ کی کتاب کو برکت والی کتاب، عزت والی کتاب، جن بھگانے والی کتاب، تعویز دینے والی کتاب بنا کر رکھتے ہیں، کہ بس اللہ کی کتاب کو چوم کر رکھ دو اور زندگی اپنی مرضی سے گزارو۔

اس کے دو نقصان ہوتے ہیں۔ عبادات والا کھاتہ / خانہ نماز روزے پر نام نہاد دین داروں کی اجارہ داری اور قبضہ ہو جاتا ہے۔ وہ لوگوں کو عبادات میں ایک خاص طریقے کا عادی کر دیتے ہیں۔ جہاں لوگ صحیح احادیث کو چھوڑ کر نام کے دیندار کی بات پر عمل کرتے ہیں۔ جیسے ہمارے کلچر میں سورۃ فاتحہ کے بعد ہر کوئی سورۃ اخلاص / قل ھو اللہ احد ہی پڑھتے ہیں۔ اور فرض نماز کے بعد جب تک سنت اور نفل نہ پڑھ لیں لوگ سوچتے ہیں ہماری نماز مکمل نہیں ہے۔

دین کی عبادات پر مذہبی طبقے کا اجارہ ہو جاتا ہے۔ جہاں لوگ وقت کم ہونے پر نماز چھوڑ دیتے ہیں لیکن صرف فرض نہیں پڑھتے۔ پھر دین داروں میں اختلافات ہوتے ہیں اور اُمّت فرقوں میں بٹ جاتی ہے۔ لوگ چھوٹی چھوٹی بات پر اپنی مسجد الگ کر لیتے ہیں۔

دوسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان کی معاشرتی زندگی دینداروں کے اَثر سے بالکل نکل جاتی ہے۔ حتیٰ کہ لوگ یہ کہنے لگتے ہیں کہ شادی بیاہ تو ہمارے کلچر میں اس طرح ہے۔ ہم یہ رسم و رواج کرتے ہیں۔ بچہ پیدا ہو تو لڑکی کہاں رہے گی، اس بات کا فیصلہ ہمارے خاندان والے کرینگے۔ پہلے بچے کا خرچ کون اُٹھائے یہ بھی ہمارے خاندان والے فیصلہ کرینگے۔ وراثت میں لڑکی کو حصّہ دینا ہے یا نہیں تو ہمارے

خاندان والے فیصلہ کرینگے۔یعنی شادی بیاہ سے وفات تک ہر طرح کے رسم ورواج بنا لئے جاتے ہیں۔ اور ان معاملات میں سوائے ایک دو خاص چیزوں کے دین کے رنگ نمایاں نظر نہیں آتے۔

آج کے سبق کے آخر میں جو بات ہمیں سکھائی جارہی ہے کہ دین کا صحیح علم حاصل کرو۔

پچھلی آیات میں ہم نے دیکھا کہ کیسے مشرکین اپنے رسم وراج کی وجہ سے اولاد تک کو قتل کر دیتے تھے۔ عرب معاشرے میں اولاد کو قتل کی تین عمومی وجوحات تھیں۔

1. لڑکیوں کو قتل کر دیتے تھے۔ کہ کوئی اُن کا داماد نہ بنے۔کوئی جنگ میں ہماری بیٹی کو لے گیا تو ہماری بے عزّتی ہو گی۔
2. غربت اور افلاس کی وجہ سے۔ کہ ہمارے پاس تو خود کھانے کے لئے نہیں، بچے کا خرچ کہاں سے اُٹھائیں گے۔ اس کی مزید تفصیل سورۃ بنی اسرائیل میں آئے گی۔
3. اپنے معبودوں کی خوشی کے لئے اپنی اولاد کو قتل کر دیتے تھے۔بتوں کی بھینٹ چڑھا دیتے تھے۔

آج کی آیات میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے عجائبات دکھاتے ہیں۔ جو دن رات ہمارے سامنے ہوتے ہیں بعض اوقات انسان بتوں اور بزرگوں کے نام سے ایسی کہانیاں مشہور کر دیتے ہیں جس سے لگتا ہے کہ وہ خاص صلاحیتوں کے مالک ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آؤ تم اُس خاص قدرت والے سے ملو جِس کے قبضے میں ہر چیز ہے۔ جو کہتا ہے ہو جا تو ہو جاتا ہے۔

یادرکھیں یہ آیات اُس سوسائٹی میں نازل ہورہی تھیں جو کافر نہیں تھے۔وہ اپنے آپ کو ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کے پیروکار سمجھتے تھے۔وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے تھے۔لیکن وہ مشرک تھے۔وہ اپنے آپ کو حق اور صحیح دین پر سمجھتے تھے۔لیکن اُن کا ابراہیمؑ کے دین سے دُور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔دین کی جگہ رسومات نے لے لی تھیں۔وہ اپنے بڑوں کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے۔

وَهُوَ الَّذِىٓ اَنۡشَاَ جَنّٰتٍ مَّعۡرُوۡشٰتٍ وَّغَيۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ وَّالنَّخۡلَ وَالزَّرۡعَ مُخۡتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيۡرَ مُتَشَابِهٍ‌ؕ كُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَاٰتُوۡا حَقَّهٗ يَوۡمَ حَصَادِهٖ‌ۖ وَلَا تُسۡرِفُوۡا‌ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾

اور اللہ ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کئے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو (بعض باتوں میں) ایک دوسرے سے ملتے ہیں جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن (پھل توڑو اور کھیتی) کاٹو تو اللہ کا حق بھی اس میں سے ادا کرو اور بے جانہ اڑاؤ کہ اللہ بیجا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا﴿۱۴۱﴾

یعنی اللہ وہی ہے جو اتنی قدرتوں کا مالک ہے۔جو اتنا کچھ پیدا کرتا ہے۔اور آگے فرمایا کہ تم یہ سب کھاؤ پئیو۔اور خود کھانے کے ساتھ غریبوں کو بھی دیا کرو۔اور رزق ضائع نہ کرو۔

اور کسی دوسرے کے سحر میں نہ رہو۔اللہ ہی سب کچھ پیدا کر رہا ہے۔

اَنۡشَاَ : ن ش ء۔ بتدریج۔ اسٹیپ بائے اسٹیپ کسی چیز کو پروان چڑھانا۔ آہستہ آہستہ نشوونما ہونا۔ اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں بتدریج بڑھتی ہیں۔ مثال۔ بیج، کونپل، ڈنٹھل، ٹہنی، شاخ، پتے، پھول اور پھل۔ پھر کچا پھل اور پکنے تک کے کئی مراحل۔

نقل پھل اور اصلی پھل میں بھی فرق ہے۔ انسان جو کچھ بناتے ہیں وہ ویسے ہی رہتی ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کے کسی کام کو' اَنۡشَاَ' کرنے کی دلیل ہے۔

مَّعۡرُوۡشٰتٍ : ع ر ش، عرش یعنی چھت۔ اونچی چیز۔ چھت پر چڑھی ہوئی چیز۔ بیلیں۔

غَیۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ : درخت:

ہمارے سامنے دو طرح کے پودے ہیں۔ کچھ کو مٹی نہ لگے تو خراب ہو جاتے ہیں۔ مثال آلو، شکر قندی، گاجر اور مولی وغیرہ۔ کچھ کو مٹی لگ جائے تو خراب ہو جاتے ہیں۔ دوسری قسم توری، بینگن سیب، انگور وغیرہ۔

اللہ فرماتا ہے کہ اللہ کی کاریگری اور قدرت کو دیکھو۔ یہ سب اللہ کے فیصلے ہیں۔ اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں پر غور کریں۔ سُرخ مرچوں کے پودے کی خوبصورتی دیکھیں۔

مَّعۡرُوۡشٰتٍ : ایک اور معنی۔ لمبے درخت جو گھروں کی چھتوں تک پہنچ جائیں۔ کھجور، ناریل، کیلے کے درخت۔

متشابہ کیسے کہ براؤن زیتوں اور سُرخ انگور دیکھنے میں ایک جیسے لگتے ہیں۔یعنی کچھ ملتے جلتے ہیں کچھ نہیں۔

اللہ کے دنیا کے حسین رنگ دیکھیں کہ اللہ نے کئی رنگ اور کئی ڈیزائن اور کئی طرح کے ذائقے ہماری اس دُنیا میں رکھ دیئے۔ اللہ چاہتا تو دنیا صرف سفید اور کالی ہوتی۔ آپ دنیا میں جہاں کہیں بھی چلے جائیں، باغ، سمندر، جنگل، ریگستان، آبادی، پہاڑ آپ کو بے پناہ حُسن نظر آئے گا۔

مثال کہ امریکہ کی طرف جائیں تو جہاز کی کھڑکی سے جنگل اور درخت نظر آتے ہیں۔ اللہ کو ہر ہر پتے کی خبر ہے۔ پھر دوبئی یا سعودی عرب کی طرف آئیں تو بالکل مختلف مناظر نظر آتے ہیں۔ ریگستان، صحرا۔ اللہ کی اس کائنات میں بے پناہ حُسن ہے۔

مثال: کپڑوں کے کئی ڈیزائن بیک وقت خوبصورت لگتے ہیں۔

اللہ ہم سے تقاضہ کرتا ہے کہ ہم غور کریں۔ کس طرح اللہ نے سلیقے سے چیزیں بنائی ہیں۔ پھر ہر چیز کو بنانے کا مقصد ہے۔ ہمارے پاس اتنا علم ہے ہی نہیں کہ ہم اللہ کی کائنات کی ہر چیز کا احاطہ کر سکیں۔

ہم شعوری طور پر جب اللہ کے دین سے جُڑتے ہیں تو ہمارے اندر بھی اتنی خوبصورتی ہونی چاہئیے۔ ہمارے اندر بھی سلیقہ اور آرگنائزیشن ہونی چاہئیے۔ اندر سے مضبوط ہو جائیں۔ پھر بہت پھل پھول لگیں گے۔ اپنے اندر استقامت پیدا کریں تا کہ آزمائشوں میں جرأت سے برداشت کر سکیں۔

مثال؛ جڑیں آپ کے عقائد ہیں۔ تنا آپ کا دینی علم ہے جو جتنا صحیح ہو گا وہ آپ کو اُتنا ہی مضبوطی دے گا۔ پھر ٹہنی آپ کی تربیت ہے۔ اگر آپ اچھے طالب علم ہوں گے تو بہت منظّم ہو نگے۔

اگر ٹہنی برداشت کر سکتی ہو تو پھر ہی پھول پھل کا بوجھ برداشت کر سکے گی۔ آپ اندر سے جتنا مضبوط ہونگے آپ پر اُتنے ہی پھول لگیں گے۔

توفیق چودھری کی کہانی۔ مدینہ یونیورسٹی کے دینی سکالر۔ کے طالب علم کی ذمّہ داری صرف سبق پڑھنا نہیں بلکہ وہ اور بھی بہت کچھ سیکھتا ہے۔

اگر آپ سیکھنے والے ہوں تو آپ کچھ نہ کچھ سیکھتے رہتے ہیں۔ چیونٹی سے سبق ملتا ہے۔ شہد کی مکھی بھی کچھ سکھاتی ہے۔ کائنات کو غور سے دیکھیں اور سیکھیں۔

زندگی میں جلد بازی اختیار نہ کریں۔ کہ کوئی شارٹ کورس مل جائے۔ محنت کی عادت ڈالیں۔
چھوٹے بچوں کو دیکھیں۔ غور کریں کہ ہم اپنی کونسی عادت بدل سکتے ہیں۔ اپنی کسی بُری عادت سے چھٹکارا پانے کی کوشش کریں۔

پھر یہ دیکھیں کہ کیسے پرانے پتے وغیرہ جھڑ جاتے ہیں۔ اگر انسان اندر سے سبز ہے تو نئے پتے، نئے پھول پھل لگ جاتے ہیں۔ کھجور کے پھل پر غور کریں۔

وَالنَّخْلَ :

تازی کھجور کو دیکھیں۔ابھی سبز رنگ ہے دیکھنے میں شائد اچھا لگے لیکن ذائقہ اچھا نہیں ہو گا۔

پھر آدھی کچی پکی کھجور کو دیکھیں۔انسان ابھی سیکھنے کے مراحل میں ہے۔پھر پکی ہوئی کھجور کو دیکھیں شائد کالی لگے لیکن ذائقہ مزے دار ہو گا۔شائد اُس کے چہرے پر جھریاں لگیں تو اپنے والدین کو یاد کریں کہ عمر کا تجربہ انسان کو ایسے بنا دیتا ہے۔کیسے آزمائشوں سے انسان پک کر میٹھا ہو جاتا ہے۔

پھر اللہ کہتا ہے' وَالرُّمَّانَ 'انار کو دیکھو؛

غور کریں۔کیسے ٹہنی پر پھول لگے۔پھر پھل۔باہر کی جلد کو دیکھیں اور پھر اندر اتنے خوبصورت دانے۔کیا کسی کے پاس اتنا خوبصورت موتی ہے؟پھر بیچ کے ڈنٹھل کو کھا کر دیکھیں،کڑوا ہو گا۔پھر دانے کو دیکھیں کتنا رَس بھرا اور مزے دار۔

انار ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

ماحول کڑواہے۔زندگی میں بعض اوقات کڑوے لوگوں کے ساتھ رہنا پڑتا ہے۔ آپ میٹھے رہیں گے۔ آپ برداشت کریں گے۔ ہم نے گزارہ کرنا ہے۔ ہماری تربیت ہو رہی ہوتی ہے۔

سٹار فروٹ پر غور کریں۔ ہم نے سنگاپور میں کھایا تھا۔ اندر بہت مزے دار گوداہوتا ہے باہر سے دیکھنے سے سخت لگتا ہے۔

'كُلُوا مِنْ ثَمَرِهٖٓ' پھر انگور کو دیکھیں۔

آپ بھی ابھی کچے انگور کی طرح ہیں۔شائد کھٹے ہوں۔

لیکن علم حاصل کر کے آپ میں نکھار آئے گا۔ تعلیم و تربیت سے آپ میٹھے اور بہت فائدے والے ہو جائیں گے۔